بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۸/۷۳ | ہفتہ ۹ ربیع الثانی ۱۴۰۴ھ ۔ ۱۴ صلح ۱۳۶۳ ہش ۔ ۱۴ جنوری ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۱ | فی ۴۹ پیسے

اخبار احمدیہ

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اطلاع ○ (مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۸۴ء)

عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے تاہم کمزوری بہت ہے

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

جماعت احمدیہ کے ۹۱ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز حضور ایدہ اللہ کا خطاب

ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے اس نے نہ پہلے کبھی ہمیں چھوڑا نہ اب ہمیں چھوڑے گا:

خدا کی رحمت کی بارش مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں برس رہی ہے اس کو کونسی چھت روک سکتی ہے؟

وکالت تصنیف، نصرت جہاں سکیم، اور صد سالہ جوبلی فنڈ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا تذکرہ

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی صحت کیلئے احباب جماعت کو خصوصی دعاؤں کی تحریک:

قسط نمبر ۹ (آخری)

ربوہ ۲۷ فتح/دسمبر۔ جماعت احمدیہ کے ۹۱ ویں جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء کے دوسرے روز مورخہ ۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف جماعتی اداروں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ان افضال و انعامات کا ذکر فرمایا جو اس سال جماعت پر ہوئے ہیں۔ حضور نے پہلے پاکستان کا ذکر فرمایا اور صدر انجمن احمدیہ اور اس کے ذیلی اداروں پر ہونے والے افضال الٰہی پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں حضور نے پاکستان سے باہر کی جماعت ہائے احمدیہ کی ترقی کا ذکر فرمایا۔ حضور نے تحریک جدید کے تحت مختلف جماعتی سرگرمیوں کا ذکر کرنے کے بعد وکالت تصنیف تحریک جدید کی کارکردگی پر روشنی ڈالی۔

وکالت تصنیف: حضور نے فرمایا تصنیف کی وکالت اچھا کام کر رہی ہے۔ امسال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "ست بچن" کا انگریزی ترجمہ محترم چوہدری محمد علی صاحب کر رہے ہیں جبکہ گورمکھی ترجمہ مکرم گیانی عباد اللہ صاحب نے مکمل کر لیا ہے۔ امام مہدیؑ کا ظہور کے نام سے چینی زبان میں سات ابواب پر مشتمل ایک کتاب مکرم عثمان چینی صاحب لکھ رہے ہیں۔ حضور نے اس وکالت کی ایک اہم خدمت یہ بھی بیان کی کہ حضور کے خطبات کا انگریزی ترجمہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کرتے ہیں اور وہ لندن سے ہی ساری دنیا میں تقسیم ہو جاتا ہے۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی صحت کے لئے دعا کی تحریک: حضور ایدہ اللہ نے اس مرحلہ پر محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی صحت کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔ حضور نے فرمایا پچھلے دنوں چوہدری صاحب کی صحت بہت کمزور ہو گئی تھی۔ چوہدری صاحب موصوف جماعت کے لئے بہت مفید وجود ہیں۔ دعا کریں کہ جماعت کو ان سے مزید استفادہ کی توفیق حاصل ہو۔

حضور نے وکالت تصنیف کے دیگر کاموں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ عربوں کو خوشخبری ہو کہ تفسیر کبیر کا عربی ترجمہ ہو رہا ہے۔ پہلی جلد مکمل ہو کر ایک دو ماہ میں چھپ جائے گی

حضور نے فرمایا۔ عرب احمدی دوست مکرم طٰہٰ قزق صاحب نے بڑے درد سے اس ترجمہ کی تحریک کی تھی۔ اور اس سارے کام کے مکمل اخراجات ادا کرنے کی بھی پیشکش کی تھی اور اس کام کے لئے ۲۰ ہزار ڈالر ادا بھی کر دیئے ہیں۔ وہ جماعت کی دعاؤں کے مستحق ہیں۔

قرآن کریم کے تراجم کی اشاعت: حضور نے فرمایا فرانسیسی زبان میں ترجمہ قرآن انشاء اللہ اگلے تین ماہ تک شائع ہو سکے گا۔ روسی زبان میں ہم ابھی تک ترجمہ قرآن شائع نہیں کر سکے تھے اس کے اخراجات بھی بہت زیادہ اٹھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے محترم چوہدری شاہنواز صاحب کے دل میں یہ تحریک ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ وہ روسی زبان میں ترجمہ و نظر ثانی کے سارے اخراجات ادا کریں گے۔ پھر اللہ نے انہیں مزید نیکی کی توفیق دی۔ حضور نے فرمایا ایک نیکی دوسری نیکی کو جنم دیتی ہے چنانچہ انہوں نے لکھا کہ میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ میں روسی زبان میں قرآن کریم کی طباعت کے بھی سارے اخراجات ادا کر دوں گا۔ دیگر زبانوں میں ترجمہ قرآن کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ فجی زبان میں ترجمہ قرآن پر نظر ثانی ہو رہی ہے۔ ڈچ زبان میں قرآن کریم کا تیسرا ایڈیشن شائع ہو گیا ہے۔ جماعت احمدیہ اب تک ۱۰ زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع کر چکی ہے مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے اٹلین زبان میں قرآن کریم کے ترجمے کا سارا خرچ اور ذمہ داری لے لی ہے۔

جرائد و رسائل: جماعت احمدیہ کے دنیا بھر میں انگریزی اور اردو کے علاوہ دس مختلف زبانوں میں جرائد و رسائل شائع ہو رہے ہیں۔ امسال ڈنمارک سے نیا رسالہ جہاد شائع ہوا ہے۔ مکرمہ ساجدہ حمید صاحبہ نے ہارٹلے پول سے بچوں کے لئے رسالہ "کوکب" جاری کیا ہے۔ جنوبی افریقہ سے لجنہ اماء اللہ نے خبرنامہ "البشریٰ" کے نام سے اور خدام الاحمدیہ نے "الخادم" کے نام سے جاری کیا ہے۔

نصرت جہاں سکیم: مغربی افریقہ میں ہسپتالوں اور سکولوں کے قیام کے لئے جاری شدہ منصوبے نصرت جہاں سکیم کے بارے میں حضور نے فرمایا۔ اس میں تیزی سے کام پھیل رہا ہے حضور نے فرمایا اس سکیم کے تحت ۴ ممالک میں ۱۸ ہسپتال کام کر رہے ہیں۔ اور ان ممالک میں ۲۴ سکول کام کر رہے ہیں۔ اس سکیم کی ایک سال کی کل آمد ایک کروڑ ۲۴ لاکھ پانچ ہزار اناسی روپے ہے۔ یہ اس سکیم کی ایک سال کی آمد ہے جس کا آغاز چند سال قبل دو لاکھ روپے سے کیا گیا تھا۔ جماعت احمدیہ افریقن ملکوں کو لوٹنے نہیں آئی بلکہ جو منافع ہوتا ہے وہ سارے کا سارا انہی ممالک میں دوبارہ خرچ کر دیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں حضور نے نائیجیریا کے سابق صدر اور سیرالیون کے ایک نائب صدر کے کلمات تحسین پڑھ کر سنائے۔

صد سالہ جوبلی فنڈ: حضور ایدہ اللہ نے صد سالہ جوبلی فنڈ کے بارے میں فرمایا۔ جب یہ تحریک شروع کی گئی تھی تو ۲/۳ کروڑ روپے کا فنڈ پیش نظر تھا۔ لیکن اب تک دس کروڑ روپے کے وعدے آ چکے ہیں۔

حضور نے فرمایا۔ میں نہیں سمجھتا کیا بات ہے۔ یہ جماعت کے مزاج کے بالکل خلاف ہے کہ اب تک بمشکل نصف کے قریب ادائیگی ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے نظام کی طرف سے توجہ دلانے میں سستی ہے۔ حضور نے فرمایا۔ صرف اس سال بیرونی ممالک سے چندہ عام وصیت وغیرہ جملہ مدات میں دس کروڑ روپے ادا کئے گئے ہیں اور یہ رقم گزشتہ سال کی نسبت دگنی ہے۔ غالباً امراء اور مشنری انچارج صاحبان یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر ایک چندے پر زیادہ زور دیا تو (باقی صفحہ ۵ پر)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۹ ربیع الثانی ۱۴۰۴ھ

۱۴ صلح ۱۳۶۳ ہش

عالمِ اسلام کی مخلصی کیلئے خصوصی دعاؤں کی ضرورت

آخری زمانہ میں دجال کے خروج سے متعلق احادیث میں یہ صراحت موجود ہے کہ حرب وضرب کے لحاظ سے اس کی طاقت کا یہ عالم ہوگا کہ کوئی اس کا مقابلہ نہ کر سکے گا اور بالآخر مسیح موعود کی دعاؤں کے نتیجہ میں ہی اس کا خاتمہ ہوگا۔

اس زمانہ میں اسلام کی طرف منسوب ہونے والے ممالک دنیا کی سپر طاقتوں کے بالمقابل انتہائی کمزوری کی حالت میں ہیں اور ان طاقتوں کا مقابلہ کرنا ان کے بس میں نہیں ہے۔ اس انتہائی نازک اور خطرناک صورتِ حال میں اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ ہم جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متبعین میں شمولیت کا شرف حاصل ہے اسلام اور مسلمانوں کی سربلندی اور غلبہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دن اور رات دعائیں کریں تاکہ مخالف اسلام طاقتوں کا زور ٹوٹے، مسلمان ملکوں کو اطمینان کا سانس لینا نصیب ہو اور دنیا میں حقیقی صلح و آشتی کی بنیاد پڑے۔ آج مخالفِ اسلام طاقتوں کا زور توڑنے کے لئے اسلحہ سے کہیں بڑھ کر آسمانی حربہ کی ضرورت ہے اور وہ دُعا ہی کا حربہ ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس آسمانی حربہ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"دعا ایسی شئی ہے کہ جب آدمؑ کا شیطان سے جنگ ہوا تو اس وقت سوائے دعا کے کوئی حربہ کام نہ آیا۔ آخر شیطان پر آدمؑ نے فتح بذریعہ دعا پائی۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ۔

اور آخر میں بھی دجال کے مارنے کے واسطے دعا ہی رکھی ہے۔ گویا اوّل بھی دعا اور آخر بھی دعا ہی دعا ہے۔ حالتِ موجودہ بھی یہی چاہتی ہے۔ تمام اسلامی طاقتیں کمزور ہیں اور ان موجودہ اسلحہ سے وہ کیا کام کر سکتی ہیں۔ اب اس کفر وغیرہ پر غالب آنے کے واسطے اسلحہ کی ..... نہیں آسمانی حربہ کی ضرورت ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۲۸)

چونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو قائم ہی اس لئے فرمایا کہ یہ جماعت آپ کی اتباع میں اسلام اور مسلمانوں کے سر سے تمام بلائیں دور کرنے کے لئے پورے جذبہ وجوش کے ساتھ دعائیں کرے اس لئے اللہ تعالیٰ نے دعائیں کرنے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بہت گرم جوش فطرت عطا کی تھی چنانچہ آپ نے دعاؤں کے سلسلہ میں منجانب اللہ عطا ہونے والے خاص جوش کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"جس حالت میں اب اسلام ہے اس کا علاج اب سوائے دعا کے اور کیا ہو سکتا ہے ..... اس لئے خدا نے مجھے دعاؤں میں وہ جوش دیا ہے جیسے سمندر میں ایک جوش ہوتا ہے۔ چونکہ توحید کے لئے دعا کا جوش دل میں ڈالا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ارادہ الٰہی بھی یہی ہے جیسا کہ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اس کا وعدہ ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۲۹)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان ارشادات سے صاف عیاں ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کے سر سے ہر قسم کی بلاؤں اور فتنوں کو دور کرنے کے سلسلہ میں ہم احمدیوں پر پورے جذبہ وجوش اور درد و الحاح سے دعائیں کرنے کی خصوصی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ جماعت احمدیہ کے قیام اور ہمارے وجود کی ایک علت غائی ہی یہ ہے کہ ہم اس دورِ پُرفتن میں جبکہ مخالفِ اسلام طاقتیں انتہائی زور آور اور طاقتور ہیں اور حالات اس امر پر شاہد ہیں کہ ان کا مقابلہ کرنا کسی کے بس میں نہیں ہے، دعا کا آسمانی حربہ کام میں لائیں اور راتوں کی خاموش گھڑیوں میں اس کے حضور اپنی آہ و زاری سے ایک شور ڈال دیں، ایسا شور جس کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

شور کیسا ہے ترے کوچہ میں لے جلدی خبر
خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

موجودہ حالات میں جبکہ مخالفِ اسلام طاقتوں کی ریشہ دوانیوں اور خود مسلمان ملکوں اور علی الخصوص عربوں کے درمیان حقیقی اتحاد کے فقدان اور افتراق کی وجہ سے اسلامی ملکوں کے لئے خطرات بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور خاص طور پر عربوں کے گرد دائرہ دن بدن تنگ سے تنگ تر ہوتا جا رہا ہے۔ ہمارے لئے احمدی ہونے کی حیثیت میں یہ امر فرض عین کی حیثیت رکھتا ہے کہ ہم خطرات کے دور ہونے کے لئے اسی جوش اور تڑپ سے دعائیں کریں جیسا جوش اور تڑپ سمندر میں پائی جاتی ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۶ جنوری ۱۹۸۴ء کے خطبہ جمعہ میں پُرزور تحریک فرمائی ہے کہ احباب جماعت اسلامی ملکوں اور بالخصوص عربوں کی مشکلات اور ان کے لئے پیدا ہونے والے نئے خطرات کے دور ہونے کے لئے درد و الحاح سے دعائیں کرنے کو اپنا معمول بنالیں حتیٰ کہ ہر فرض نماز اور ہر نماز تہجد میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں تا اللہ تعالیٰ مسلمانوں اور بالخصوص عربوں پر رجوع برحمت ہو۔ یہ (جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہت پُرزور اور بار بار اور بتکرار فرمایا ہے) اس لئے بھی ضروری ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ کے نتیجہ میں ہدایت کے جاودانی چشمے عرب کی سرزمین سے ہی پھوٹ کر ساری دنیا میں پھیلے ہیں اور اس لحاظ سے پوری نوع انسانی ہی عربوں کی زیر بار احسان ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بکثرت ایسی عربی عبارات مع ترجمہ سنانے کے بعد جن میں حضرت اقدسؑ نے اہل عرب سے خاص طور پر محبت کرنے اور ان کی فلاح و بہبود اور ترقی و عروج کے لئے دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی ہے، جماعت احمدیہ کے جملہ افراد کو ان ایام میں خصوصی دعائیں کرنے کی بار بار اور بتکرار پُرزور تلقین کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اس کے لئے ایک دو دفعہ دعائیں کرنا کافی نہیں بلکہ مسلسل اور متواتر بے حد درد اور توجہ سے دعائیں کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر نماز میں ہر تہجد میں باقاعدگی سے اور التزام سے دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ عرب بھائیوں پر رحمت نازل کرے، دکھوں سے نجات بخشے اور عفو کا سلوک فرمائے۔"

(الفضل ۸ جنوری ۱۹۸۴ء صفحہ ۵)

ربوہ کی جملہ مساجد میں عرب بھائیوں کے لئے دعاؤں کا سلسلہ اُس روز سے ہی جاری ہے ہمیں یقین ہے کہ جہاں جہاں احمدی احباب ہیں (اور بفضلہ تعالیٰ دنیا کا کوئی خطہ نہیں جہاں احمدی آباد نہ ہوں) وہ حضور ایدہ اللہ کی اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے عرب بھائیوں کی مشکلات اور دکھ دور ہونے کے لئے دعاؤں میں مشغول ہو چکے ہوں گے اور وہ مسلسل دعائیں کرتے چلے جائیں گے اور ان دعاؤں کو اپنی روزمرہ زندگی کا دائمی معمول بنالیں گے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہماری ان متضرعانہ دعاؤں کو قبول فرما کر عالم اسلام اور بالخصوص عرب بھائیوں کی جملہ مشکلات دور فرمائے اور ان کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں اور مظالم کا انسداد فرما کر انہیں قوت و طاقت بخشے، حقیقی اتحاد سے مالا مال فرمائے اور انہیں دنیا میں ترقی و عروج بخشے اور اقوامِ عالم میں انہیں عزت و عظمت کے رفیع الشان مقام پر فائز فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین!

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں صحت و صفائی کی مہم:

مکھیاں اور مچھر تلف کرنے کا منصوبہ

مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ

صحت ہر انسان کو پیاری ہے اور پیاری ہونی چاہیئے کیونکہ زندگی کا دارومدار صحت پر ہے اور انسان زندگی کی رنگینیوں اور لطافتوں سے صرف اسی صورت میں متمتع ہو سکتا ہے کہ اس کو اچھی صحت میسر ہو لیکن صحت کا حصول کوئی معمولی چیز نہیں ہے اس کیلئے عملی جدوجہد کی ضرورت ہے۔ چنانچہ ایک عرب شاعر کہتا ہے:۔

"وَمَا نَيْلُ الْمَطَالِبِ بِالتَّمَنِّي
وَلٰكِنْ تُؤْخَذُ الدُّنْيَا غِلَابًا"

یعنی مطالب اور مقاصد کو صرف خواہش سے حاصل نہیں کیا جا سکتا بلکہ اس کے لئے ایک مسابقت اور مقابلہ کی روح درکار ہے

پس صحت کا حصول بھی عمل اور جدوجہد کا متقاضی ہے اور جب تک یہ حق ادا نہ کیا جائے صحت حاصل نہیں ہو سکتی ہے۔

عام مسلمانوں کے لئے بالعموم اور احمدیوں کے لئے خاص طور پر یہ بات کس قدر قابل فخر ہے کہ ہم اس رسول کو ماننے والے ہیں جس کو امریکہ جیسا مہذب ملک بھی "THE PROPHET OF Hygiene" کے نام سے یاد کرتا ہے۔ پس کس قدر افسوس کا مقام ہوگا۔ کہ غیر مسلم تو حضورؐ کے بتلائے ہوئے حفظانِ صحت کے اصولوں کو اپنا لیں اور ہم جو ان کے صحیح متبع ہیں ان اصولوں کو نظر انداز کر دیں اور پھر یہ توقع بھی رکھیں کہ ہماری صحتیں اچھی رہیں۔

حفظانِ صحت کے اصولوں میں سب سے مقدم صفائی ہے اور اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بہت ہی مشہور حدیث میں فرمایا کہ:۔

"النَّظَافَةُ مِنَ الْإِيْمَانِ"

یعنی صفائی جزوِ ایمان ہے۔

اور قرآن کریم نے تو صفائی کے بارہ میں یہ فرما کر اہل ایمان کی ذمہ داری کو بہت ہی بڑھا دیا ہے کہ:۔

"اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝"

یعنی۔ اللہ توبہ کرنے والوں سے اور توجہ سے صفائی کرنے والوں سے بہت ہی محبت کرتا ہے۔

پس صفائی کرنا اور صفائی کا خاص خیال رکھنا مومنوں کیلئے ازحد ضروری ہے۔

خلافتِ رابعہ کی متعدد برکات میں سے ایک برکت یہ بھی ہے کہ حضور کے مسندِ خلافت پر متمکن ہوتے ہی جہاں اور بہت سے امور کی طرف احباب کو توجہ دلائی وہاں ربوہ اور اہل ربوہ کو ہر لحاظ سے قابل رشک بنانے کے لئے دو خاص مجالس قائم فرمائیں۔ ان میں سے ایک مجلس انسداد مکھی مچھر ہے جس کے صدر محترم ڈاکٹر عمر دین صاحب سندھو ہیں اور دوسری مجلس تزئینِ ربوہ ہے۔

مجھے اس وقت اہل ربوہ کو خصوصاً اور باقی سب احمدیوں کو عموماً مجلس انسداد مکھی و مچھر کے پروگرام کی ازحد افادیت کے بارہ میں کچھ بتلانا ہے۔ اس مجلس کے پروگرام میں سرِ فہرست دو چیزیں ہیں جو انسانی صحت کی ازحد دشمن ہیں۔ ان میں سے ایک مکھی ہے اور دوسری مچھر۔ یہ مجلس ربوہ کو مکھی سے پاک اور مچھر سے نجات دلانا چاہتی ہے۔

اس اہم کام کی ذمہ داری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم ڈاکٹر عمر الدین صاحب سندھو کو سونپی ہے جو اس بات کے پورے پورے مستحق ہیں کہ ربوہ کا ہر شخص ان سے بدل و جان تعاون کرے کیونکہ اہل ربوہ کی صحت کا دارومدار اس بات پر ہے کہ ان کی وضع کردہ سکیم کو پورے اخلاص اور تندہی سے عملی جامہ پہنایا جائے

مکرم ڈاکٹر عمر الدین صاحب سندھو نے ایک وقت میں جب یہ ضلع شیخوپورہ کے ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر تھے سارے ضلع کو مچھر سے پاک ایک مثالی ضلع بنا دیا تھا اور یہ فہم انہوں نے اپنی شبانہ روز جدوجہد سے اس خوبی سے چلائی کہ پھر جب تک یہ وہاں رہے اس ضلع میں باوجود چیلنج کے ملیریا کا کوئی ایک کیس بھی نہ پکڑا جا سکا

میں سمجھتا ہوں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ ذمہ داری سونپ کر ہم اہل ربوہ پر ایک بہت ہی بڑا احسان کیا ہے اس لئے اب یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان سے بدل و جان تعاون کریں کیونکہ اگر ہم ان سے پورا پورا تعاون کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس خواہش کو پورا نہ کر سکیں کہ ربوہ حفظانِ صحت کے لحاظ سے سارے پاکستان کا ایک مثالی شہر نہ بن جائے۔

محترم ڈاکٹر صاحب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش کے احترام میں سارے ربوہ کو مکھی اور مچھر سے پاک و صاف کرنا چاہتے ہیں کیونکہ یہ دونوں چیزیں انسانی جان کے لئے ازحد نقصان دہ اور مہلک ہیں۔ مچھر ملیریا پھیلاتا ہے جو چند دنوں میں ہی بگڑ کر ٹائیفائیڈ جیسی مہلک بیماری کی شکل اختیار کر سکتا ہے۔ مکھی گندگی پھیلاتی ہے اور ہیضہ جیسی وبائی اور مہلک مرض صرف مکھی سے پھیلتی ہے

محترم ڈاکٹر صاحب نے ان دونوں چیزوں کا قلع قمع کرنے کے لئے بڑی کوشش سے دوائی حاصل کر لی ہے جو مفت میسر ہے۔ اور ان کے شائع کردہ لٹریچر میں اس کی ترکیب استعمال بھی بتلائی گئی ہے اور اس کے لئے صرف معمولی سی توجہ اور احتیاط کی ضرورت ہے۔

ان کی سکیم کا جو حصہ مجھے بہت ہی آسان لیکن نہایت ہی ضروری معلوم ہوا ہے۔ وہ مکھی کو ختم کرنے کے سلسلہ میں Dry Latrine ہے یعنی بیت الخلاء کے طور پر ایک خشک گڑھے کا استعمال جس کے ذریعے سے انسانی فضلہ ایک خشک گڑھے میں بند ہو جاتا ہے اور اس سکیم پر ہر غریب سے غریب بھی بڑی آسانی سے عمل کر سکتا ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے مجھے پورے وثوق سے بتلایا ہے کہ اگر ربوہ کے آسودہ حال لوگ فلش سسٹم ٹائلٹ بنا لیں اور دیگر لوگ خشک گڑھے والی بیت الخلاء کو اپنا لیں تو ربوہ کی ۸۰ فیصد بیماری ختم ہو سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو افریقہ کے مشرق و مغرب میں اسلام کی تبلیغ کرنے کا شرف بخشا ہے اور میں نے اپنے ۱۲ سالہ عرصۂ قیام میں سارے مشرقی و مغربی افریقہ میں کسی کو ہیضہ ہوتے نہیں دیکھا کیونکہ یہ بیماری وہاں نہیں پائی جاتی جس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں ہر غریب سے غریب آدمی نے بھی اپنے گھر کے صحن میں ایک کونے پر یا صحن کے باہر ایک خشک گڑھے والی لیٹرین بنا رکھی ہے جس کے باعث چونکہ غلاظت باہر ہوتی ہی نہیں اس لئے مکھی کو پیدا ہونے یا پنپنے کا موقعہ ہی نہیں ملتا اور نہ یہ بیماری کے جرم پھیلا سکتی ہے۔

میں نے اس بارہ میں جبکہ میں ۱۹۷۱ء میں ربوہ واپس آیا تھا تو خود بھی ذاتی طور پر تجربہ کیا ہے اور گھر میں فلش سسٹم ٹائلٹ بنانے سے پہلے میں نے یہی خشک گڑھے والی لیٹرین بنائی تھی اور اسے ہر لحاظ سے کم خرچ اور بالا نشین پایا تھا اس کا طریقہ نہایت ہی سادہ اور کم خرچ ہے جو یہ ہے کہ صحن کے دور والے کونے میں ۴ فٹ × ۴ فٹ کا کم از کم ۸ یا ۱۰ فٹ گہرا گڑھا کھود لیا جائے اس کے اوپر تھوڑا سا کھود کر چاروں طرف پختہ اینٹیں چن لی جائیں پھر اس کے اوپر لگ لگے بانوں سے یا لینٹل کی چھت اس طرح ڈالی جائے کہ درمیان میں ۶ انچ × ۶ انچ کا ایک سوراخ رہ جائے اس سوراخ کے تین طرف اینٹیں لگائی جائیں اور چوتھی جانب ایسی ڈھلوان سیمنٹ سے بنائی جائے جس میں سے بوقت قضائے حاجت فضلہ تو اس گڑھے میں گرے لیکن پیشاب اس ڈھلوان سے بہہ کر باہر نالی میں نکل جائے۔ فراغت کے بعد ذرا آگے ہو کر پانی سے طہارت کر لی جائے۔ اس گڑھے کی چھت کے ایک کونہ میں ایک اور سوراخ رکھ کر اس میں ایک پائپ لگا دیا جائے۔ جس کے راستہ لیٹرین سے پیدا ہونے والی متعفن گیس باہر نکلتی رہے۔ میرا تجربہ یہ ہے کہ اس قسم کی لیٹرین ۳۰ سال کے لئے کافی ہوتی ہے اور پھر جب یہ بھر جائے تو کسی اور کونہ میں یہی انتظام دوبارہ ہو سکتا ہے۔ اس میں نہ گندگی پیدا ہوتی ہے نہ بدبو۔ اور گھر والے جمعدارنی کے خرچہ سے بھی بچ جاتے ہیں۔ لیکن شرط یہی ہے کہ پیشاب یا طہارت کا پانی اس گڑھے میں گرنے نہ دیا جائے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نے مجھے یقین دلایا ہے کہ اگر اس خشک گڑھے والی لیٹرین کو اس طریق کے مطابق استعمال کیا جائے تو گھریلو استعمال کے ہینڈ پمپ کے پانی کو خواہ وہ اس گڑھے سے صرف ۱۰ فٹ کے فاصلہ پر ہی کیوں نہ ہو CONTAMINATE یعنی جرم زدہ ہونے کا قطعاً کوئی خطرہ نہیں ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ ربوہ کے ہر احمدی کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس خواہش کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ ربوہ سارے پاکستان میں صحت وصفائی کے لحاظ سے ایک مثالی شہر بن جائے۔ پورا کرنے کے لئے دل وجان سے اس سکیم پر عمل کرے بلکہ میں تو یہاں تک لکھوں گا کہ پاکستان کے سب احمدیوں کو اپنے اپنے ہاں اس قسم کی ایک خشک گڑھے والی لیٹرین بنا کر سب اہل پاکستان کو صحت و صفائی کا ایک عملی نمونہ دینا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو نافع الناس بنایا ہے اس لئے اگر ہم اس بارہ میں اہل پاکستان کی راہنمائی اپنے نمونہ سے کریں گے تو یقیناً یہ ہماری جماعت کا سارے پاکستان پر ایک احسان عظیم ہوگا اور اس طریق سے سارے پاکستان سے مکھی کو بھگایا جاسکے گا۔

اس سکیم کو کامیاب بنانے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ ہر سہ تنظیموں کو مکرم ڈاکٹر صاحب سے بھرپور تعاون کرنے کا ارشاد فرمایا ہے جس کے لئے وہ کوشش تو کر رہی ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر ربوہ کے ہر محلہ کا صدر اپنی مجلس عاملہ کے ساتھ گھر گھر جا کر خود جائزہ لے کہ کس کس گھر میں ابھی تک کھلی لیٹرین ہے اور وہ اس گھر والے کو اس سکیم کو اپنانے کی پرزور تحریک کریں بلکہ اگر خدانخواستہ اس گھر کا مالک بہت ہی غریب ہے تو وہ اس کی مدد کریں اور اس قسم کی لیٹرین اسے بنوا دیں تو ربوہ میں غلاظت اور مکھی کا خاتمہ چند مہینوں کے اندر اندر ہو جائے گا۔

بالآخر میں اہل ربوہ سے پرزور اپیل کرتا ہوں اور وہ اس کام کو معمولی نہ سمجھیں بلکہ اس کی طرف پوری طرح توجہ دیں تاکہ ہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس خواہش کو جلد پورا کر سکیں کہ ربوہ صحت وصفائی کے لحاظ سے سارے پاکستان کا ایک مثالی شہر بن جائے۔

خدا کرے کہ ہم ایسا ہی کرنے والے ہوں۔ آمین!

درخواست دعا

میرے بہنوئی مکرم چوہدری سعید احمد صاحب باجوہ (جو چوہدری عبداللہ خان صاحب مرحوم آف داتہ زید کا کے پوتے ہیں) مقیم ساؤتھ ہال انگلینڈ کو چار روز قبل دل کا اٹیک ہوا ہے۔ فوری طور پر INTENSIVE CARE میں داخل کر دیا گیا۔ اب حالت قدرے بہتر ہے۔ احباب کرام سے موصوف کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ نور الحق دار البرکات۔ ربوہ)

جماعت احمدیہ کے ۹۱ ویں جلسہ سالانہ ۸۳ء کی مختصر روداد

۲۶ر دسمبر ۱۹۸۳ء

(قسط ۳)

نمائندہ نائیجیریا:۔

محترم مولانا صاحب کی تقریر کے بعد افریقہ کے ملک نائیجیریا کے نمائندہ مکرم اے آئی یوسف صاحب نے چند منٹ کیلئے حاضرین جلسہ سے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے ملک کا تعارف کرواتے ہوئے جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں کا مختصر سا خاکہ پیش کیا۔ آپ نے بتایا کہ نائیجیریا میں جماعت احمدیہ کے بہت سے سکول اور کالج قائم ہو چکے ہیں اور ایک مشنری ٹریننگ کالج بھی قائم ہو چکا ہے۔ آپ نے بتایا کہ نائیجیریا میں اب خدا کے فضل سے لاکھوں کی تعداد میں احمدی موجود ہیں۔

نمائندہ جنوبی افریقہ

بعد ازاں جنوبی افریقہ سے آمدہ مکرم غلام سعید صاحب نے مختصر تقریر کی۔ آپ نے حاضرین جلسہ کو جنوبی افریقہ کے احمدیوں کا سلام پہنچایا اور فرمایا کہ میں نے ۱۹۴۹ء میں سمعنا و اطعنا کے قرآنی حکم کے مطابق بیعت کی تھی۔ آپ نے بتایا کہ جنوبی افریقہ میں خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی اپنی ایک مسجد قائم ہے ایک میگزین نکالا جاتا ہے۔ یوم التبلیغ گاہے بگاہے منائے جاتے ہیں۔ نیز آپ نے بتایا کہ ابھی تک وہاں ہمارا کوئی مبلغ نہیں ہے۔ آخر میں آپ نے احباب جماعت سے جنوبی افریقہ میں احمدیت کی ترقی و کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔

وفات مسیح پر اعتراضات کے جوابات

پہلے روز کی آخری تقریر مکرم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ نے وفات مسیح پر اعتراضات کے جوابات کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے سب سے پہلے وفات مسیح کے مسئلہ کی ضرورت واہمیت بیان کی اور فرمایا کہ عیسائیت کے کامیاب مقابلہ کے لئے وفات مسیح کا مسئلہ ایک بنیادی مسئلہ ہے اگر خود قرآن مجید کی رو سے مسیحؑ کو وفات یافتہ ثابت کر دیا جائے تو عیسائیت کو شکست فاش دی جاسکتی ہے۔ اسی لئے وفات مسیح کا مسئلہ حیات اسلام کے لئے ضروری ہے نیز حضرت مسیحؑ کی وفات سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی حقیقت واضح ہوتی ہے۔

محترم مولوی صاحب نے چار آیات قرآن کو پیش کر کے ان سے وفات مسیح کو ثابت کیا اور بتایا کہ وفات مسیح پر قرآن کریم کی تیس آیات گواہ ہیں۔ جبکہ قرآن کریم کی ایک آیت بھی ایسی نہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ عیسیٰؑ آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اس ضمن میں آپ نے مولوی نظام دین کے واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پرزور الفاظ میں فرمایا۔ وہ دن دور نہیں جب سارا عالم مولوی نظام دین کی طرح پکار اٹھے گا کہ قرآن مرزا صاحب کے ساتھ ہے۔ اور ہم بھی مرزا صاحب کے ساتھ ہیں۔

آپ نے مزید فرمایا کہ وفات مسیح کے عقیدے پر صرف جماعت احمدیہ ہی ایمان نہیں رکھتی بلکہ علماء کی ایک کثیر تعداد بھی اس عقیدہ پر ایمان رکھتی رہی ہے۔ اس ضمن میں آپ نے مستند کتابوں کے حوالوں سے بتایا کہ چودھویں صدی کے (۶۰) علماء یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ حضرت عیسیٰ وفات پا چکے ہیں نیز آپ نے اومان کے ایک اخبار کے حوالے سے بتایا کہ وہاں کے ۱۶ علماء نے حال ہی میں وفات مسیح کے عقیدے کو قبول کر لیا ہے۔ الغرض علماء بھی وفات مسیح کے عقیدہ کے قائل ہوتے جا رہے ہیں اور بالآخر ساری دنیا ہی حیات مسیح کے غلط عقیدہ کو چھوڑ دے گی اور اسلام کا جھنڈا دنیا کے کونے کونے میں لہرائے گا۔

محترم مولوی صاحب نے مزید فرمایا کہ نہ صرف مسلمان بلکہ عیسائی بھی اس باطل عقیدے کو چھوڑ رہے ہیں۔ اور عیسائی حضرات یہ اعلان کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں کہ لوقا اور مرقس کی وہ آیات جن میں عیسیٰؑ کے آسمان پر جانے کا ذکر ہے وہ جعلی اور بعد میں شامل شدہ ہیں آپ نے رسالہ کلام حق کے حوالے سے بتایا کہ وفات مسیح کے نتیجہ میں عیسائیت کی عمارت دھڑام سے زمین بوس ہو رہی ہے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ مسیح کا نام لے کر اور مہدی کو عیسیٰ قرار دے کر تمثیلی طور پر یہ بتایا گیا تھا کہ آنے والا موعود عیسیٰؑ سے مماثلت رکھتا ہوگا۔ علامہ طبری کی کتاب بحار الانوار کے حوالہ سے بتایا کہ مہدی نے ہی مسیح بن کر امت میں ظہور کرنا تھا۔ بعد ازاں آپ نے حضرت عیسیٰؑ اور مہدی میں تین مماثلتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح عیسیٰ علیہ السلام چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہوئے اسی طرح امام مہدی نے بھی چودھویں صدی میں آنا تھا۔ پھر جس طرح یہود نے ایلیا کو آسمان پر زندہ سمجھتے ہوئے عیسیٰؑ کا انکار کیا تھا جبکہ تورات نے مثیل ایلیا کے آنے کی خبر دی تھی اسی طرح پھر مہدی کا بھی ایسے ہی غلط عقیدہ کی بناء پر انکار کیا جانے والا تھا۔

تیسری مماثلت آپ نے یہ بیان فرمائی کہ جس طرح مسیحؑ کو اپنی زندگی میں کامل غلبہ نہ ملا تھا اسی طرح مہدی موعود کو بھی اپنی زندگی میں کامل غلبہ نہ ملے گا بلکہ تین صدیوں میں غلبہ کامل ہوگا۔ اور پھر اس کی جماعت قیامت تک غالب رہے گی۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ قرآن و حدیث اور اقوال علماء امت وفات مسیح کو ثابت کرتے ہیں۔ پس مبارک ہیں وہ جنہوں نے مسیح و مہدی کو پہچان لیا اور اس کو نبی کریمؐ کا سلام پہنچایا۔ آپ نے پرزور الفاظ میں فرمایا کہ اب یقین رکھو کہ اسلام کا غلبہ تمہارے ہاتھوں مقدر ہو چکا ہے۔ تمہاری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے فتح تمہارے لئے مقدر ہے کیونکہ تمہارے ہاتھ کے پیچھے خدا تعالیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ ہے اور جلد ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ساری دنیا میں ایک حشر برپا کر دے گا انشاء اللہ۔ اس آخری تقریر کے بعد پہلے دن کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔ (باقی باقی)

حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"جو لوگ قبل از نزول بلا دعا کرتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں اور صدقات دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرتا ہے اور عذاب الٰہی سے ان کو بچا لیتا ہے۔ میری ان باتوں کو قصہ کے طور پر نہ سنو میں نصحاً للہ کہتا ہوں اپنے حالات پر غور کرو اور آپ بھی اور اپنے دوستوں کو بھی دعا میں لگ جانے کے لئے کہو استغفار عذاب الٰہی اور مصائب شدیدہ کے لئے سپر کا کام دیتا ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ۔

اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ اس عذاب الٰہی سے تم محفوظ رہو تو استغفار کثرت سے پڑھو"

(الحکم ۲۴ر جولائی ۱۹۰۱ء صـ۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

المسجد بیت الہدیٰ آسٹریلیا کے لئے جماعت آئیوری کوسٹ کی قربانی

برادرم مکرم مولوی عبدالرشید رازی صاحب امیر و مبلغ انچارج آئیوری کوسٹ نے اطلاع دی ہے کہ "مسجد بیت الہدیٰ" آسٹریلیا کے لئے آئیوری کوسٹ کے ۱۶ رسولی احباب نے پچیس ہزار فرانک نقد ادا کئے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔ (وکیل المال ثانی) تحریک جدید ربوہ)

رحمت ربانی کے حصول کا عظیم الشان ذریعہ

اللہ تعالیٰ آیہ استخلاف (جس میں برکات و کمالاتِ خلافت کا ذکر ہے) سے اگلی آیت میں متذکرہ برکات کے حصول کا طریق بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ

ترجمہ:۔ اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا تم رحم کئے جاؤ (اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مستحق بنو)۔

صاحب نصاب احباب و خواتین سے گذارش ہے کہ وہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ جلد ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے وارث بنیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

تحریک جدید اور لجنات

۲۸ر اکتوبر ۱۹۸۳ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تحریک جدید کے نئے سال کے اجراء کا اعلان فرما چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں گزشتہ سال لجنات اندرون و بیرون پاکستان نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ نئے سال کے لئے مزید بھرپور مساعی کی ضرورت ہے تاہم حضور کی توقعات کے مطابق اضافہ کے ساتھ نئے سال کے تحریک جدید کے وعدہ جات حاصل کر سکیں۔ جملہ عہدیداران سے درخواست ہے کہ فوری اور باقاعدہ منظم طور پر وعدہ جات تحریک جدید حاصل کرنے کے لئے کارروائیاں کریں اور ساتھ کے ساتھ فہرست وعدہ جات اندرون پاکستان مکرم وکیل المال صاحب اول کو اور بیرون پاکستان مکرم وکیل المال صاحب ثانی کو بھجوائی جائیں۔ مقامی جماعت کو بھی اس کی اطلاع دی جائے تاکہ ریکارڈ درست رہے اور ڈپلیکیشن کا امکان نہ ہو۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (سیکرٹری تحریک جدید لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

"کون ہے جو امام وقت کی آواز پر لبیک کہے"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اس عزم کا اظہار فرما چکے ہیں کہ فضل عمر ہسپتال کو دنیا کا مثالی ہسپتال بنا دیں گے۔ کیا آپ اس کے لئے مددگار بن سکتے ہیں؟

فضل عمر ہسپتال میں درج ذیل آسامیوں کے لئے مناسب احباب درکار ہیں۔

۱۔ سپیشلسٹ پیتھالوجی FCPS MRC PATH یا سرٹیفکیٹ امریکن بورڈ
۲۔ " گائنی " MRCOG " " "
۳۔ رجسٹرار (میڈیسن۔ سرجری۔ گائنی اور انستھیسالوجی MBBS کے بعد ایک یا دو سال کا تجربہ
۴۔ ہاؤس سرجن ایم بی بی ایس ہول۔
۵۔ فارماسسٹ (PHARMACIST) بی فارمیسی پاس ہول
۶۔ رجسٹرڈ سٹاف نرسز کی ضرورت ہے۔

تنخواہ تجربہ کے مطابق دی جائے گی۔

(چیف میڈیکل آفیسر)

معاونین خصوصی تحریک جدید بیرون پاکستان

بیرون پاکستان سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حسب ذیل مزید مخلصین نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں نمایاں وعدہ کر کے معاونین خصوصی کی صف اوّل میں شمولیت کی سعادت حاصل کی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی جان مال اور نفوس میں برکت ڈالے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔

۱۔ مکرم جمیل احمد جاوید صاحب	= ۱۷۸ پونڈ	۱۲۔ مکرم سید محمد امین شاہ صاحب	= ۱۱۴ پونڈ
۲۔ " میاں ریاض احمد صاحب	= ۱۷۶ "	۱۳۔ " میاں منصور منان صاحب	= ۱۱۴ "
۳۔ " رانا عبدالرزاق صاحب	= ۱۷۶ "	۱۴۔ " ارشد اقبال صاحب	= ۱۱۴ "
۴۔ " رانا محمد حنیف صاحب	= ۱۷۶ "	۱۵۔ " ملک محمد افضل صاحب	= ۱۱۴ "
۵۔ " ملک مسعود احمد صاحب	= ۱۷۶ "	۱۶۔ " شریف الدین صاحب	= ۱۰۹ "
۶۔ " " عبدالسمیع سہیل صاحب	= ۱۶۱	۱۷۔ " شفقت محمود صاحب	= ۱۰۸ "
۷۔ " ملک محمد فاضل صاحب	= ۱۵۰۰ "	۱۸۔ " شاہد عمر ناصر صاحب	= ۱۰۸ "
۸۔ " " محمد حسین صاحب	= ۱۴۰ "	۱۹۔ " علی اسد اللہ صاحب	= ۱۰۸ "
۹۔ " مظفر احمد فائق صاحب	= ۱۴۰ "	۲۰۔ " سید عاصم ارشد صاحب	= ۱۰۸ "
۱۰۔ " مرزا مبارک احمد فاضل صاحب	= ۱۳۲ "	۲۱۔ " چوہدری بشیر احمد صاحب	= ۱۰۷ "
۱۱۔ " محمد اظہر صاحب احمدی	= ۱۲۶ "	۲۲۔ " اللہ دتہ بٹ صاحب	= ۱۰۵ "

(وکیل المال ثانی) تحریک جدید۔ ربوہ)

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَہٗ۔ گناہ سے توبہ کرنیوالا اس شخص کی طرح ہوتا ہے کہ جس نے گناہ نہ کیا ہو۔
(حدیث النبیؐ)

خطاب۔ بقیہ صفحہ اول

باقی چند سے نہ رہ جائیں یہ بالکل غلط خیال ہے۔ امراء اور مشنری انچارج صاحبان کو بار بار توجہ دلانی چاہیئے اور احباب کو چاہیئے کہ اپنے وعدوں کی جلد از جلد ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔

حضور نے فرمایا۔ میں نے جب جماعت کو اس طرف توجہ دلائی تو جماعت نے اتنی شدت سے اس پہ توجہ دی کہ عورتوں نے اپنے زیور بیچ دیئے۔

حضور نے ایک احمدی خاتون کی ذہانت کا واقعہ سنایا۔ حضور نے فرمایا یہ واقعہ احمدیت سے باہر کہیں ہو ہی نہیں سکتا کہ شیخوپورہ کی ایک عورت کو سفر کے دوران ڈاکوؤں نے روک کر زیور لوٹ لئے۔ اس خاتون نے عقلمندی سے تھوڑے سے زیور بچا لئے مگر بڑی مالیت کے زیور ڈاکو لے گئے۔ گھر آکر اس نے سوچا کہ میرے باقی کے زیورات کی واپسی کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا سوائے اس کے کہ یہ جو زیورات بچے ہیں یہ میں اللہ کی راہ میں دے دوں۔ چنانچہ اس نے بچے ہوئے زیورات صد سالہ جوبلی فنڈ میں دے دیئے۔ ایک ہفتہ کے اندر اندر ڈاکو پکڑے گئے اور سارا زیور برآمد ہو گیا۔

حضور نے فرمایا یہ ہے جماعت احمدیہ کی شان، یہ ہے وہ خدا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا ہے اور جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے ماننے والوں کا خدا ہے۔ اس لئے کبھی غم نہ کریں۔ اس کے فضلوں کا سایہ جماعت احمدیہ پر ہمیشہ رہے گا۔ آپ وہ جماعت ہیں جس کو کوئی خوف لاحق نہیں ہو سکتا آگے بڑھیئے اور خدا کی خاطر قربانیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ جائیے۔ خدا کی جماعتیں تو چڑھے ہوئے دریاؤں سے بھی زیادہ موثر ہوتی ہیں۔ دریا تو باندھے ہوئے بند توڑ دیتے ہیں۔ اور جو بارش آسمان سے ہو رہی ہو اس کو بھی کبھی زمینی چھتوں نے روکا ہے؟ اور خدا کی رحمت کی جو بارش مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں برس رہی ہو اس کو کون روک سکتا ہے۔ کون ہے جس کی چھت اس میں حائل ہو۔

ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے
ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے
ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے
اس نے نہ پہلے کبھی ہمیں چھوڑا ہے اور نہ اب کبھی ہمیں چھوڑے گا۔

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

احباب جماعت کو مبارکباد کا تحفہ

"ریویو آف ریلیجنز" کی اشاعت گیارہ ہزار ہو گئی:

جلسہ سالانہ (۱۹۸۳ء) کے دوسرے روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"آپ کو اس خبر سے خوشی ہوگی اور آپ سب کو مبارک ہو کہ یہ رسالہ دو ماہ سے گیارہ ہزار کی تعداد میں شائع ہو رہا ہے۔ اس کا ایک ایڈیشن انڈونیشین زبان میں بھی شائع ہو رہا ہے۔ اور اس کے علاوہ عربی۔ فرانسیسی اور سپینش زبان میں شائع کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ کوشش یہ ہے کہ رسالہ دنیا کی تمام بڑی بڑی اور اہم زبانوں میں شائع ہو کر دنیا کی روحانی تشنگی دور کرنے کا باعث بنے۔"

(الفضل ۹ جنوری ۱۹۸۴ء)

کیا آپ بھی اس کے معاونِ خصوصی بن کر عملی طور پر اس خوشی میں شریک ہو چکے ہیں؟

سالانہ چندہ: پچاس روپے، معاونین خصوصی سے۔ پانچسو روپے سالانہ

ملنے کا پتہ:

مینیجر رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" ربوہ

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۳ء کو خاکسار کو ایک بیٹی کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نوید احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد لطیف صاحب دھاریوال آف چک نمبر ۶۲ جنوبی سرگودھا کا پوتا اور چوہدری محمد علی صاحب باجوہ آف چک نمبر ۳۷ جنوبی سرگودھا کا نواسہ ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے اور صحت و عافیت کے ساتھ بابرکت لمبی عمر سے نوازے آمین

(نصیر احمد چوہدری مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نائیجیریا)

چندہ مہمان خانہ مستورات

ماہ نومبر میں مہمان خانہ مستورات کی مد میں صرف ۷۵-۲۷۱۵ روپے چندہ آیا ہے ابھی عورتوں کی ضروریات کے مطابق چند غسل خانے اور بننے ہیں اور کچھ ضروری کام اور ہونے ہیں تا عورتوں کے قیام کے لئے زیادہ سہولتیں بہم پہنچائی جا سکیں۔ اس لئے جن بہنوں نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا وہ اس میں شامل ہو کر ثواب حاصل کر لیں۔ یہ چندہ عنقریب بند کر دیا جائے گا۔ کیونکہ مہمان خانہ مکمل ہو چکا ہے

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

چندہ وقفِ جدید کے سال ۱۹۸۳ء کے حسابات عنقریب بند کئے جا رہے ہیں

امراء و صدر صاحبان، سیکرٹریان مال۔ سیکرٹریان وقفِ جدید کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ وقفِ جدید کا چھتیسواں سال ۳۱ دسمبر ۱۹۸۳ء کو اختتام پذیر ہو چکا ہے اور عنقریب اس کے حسابات وصولی چندہ بند کئے جا رہے ہیں۔ اس لئے درخواست ہے کہ براہ مہربانی وصول شدہ رقوم اور قابل وصول رقوم وصول فرما کر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا دی جائیں اور دفتر ہذا کو اطلاع کر دی جائے تاکہ یہ رقوم سالِ گذشتہ کے حساب میں محسوب ہو سکیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

ایک اور زلزلہ

(ترجمہ) بی بی سی نے فرانسیسی خبر رساں ایجنسی کے حوالے سے پچھلے ہفتے خبر دی ہے کہ مغربی افریقہ کے ملک گنی میں تین روز کے اندر دوسرا زلزلہ آیا۔

ڈھاکہ سے ایک اطلاع کے مطابق تازہ زلزلہ میں، جو ۲۴ دسمبر کو آیا۔ ۱۴۰ آدمی ہلاک ہوئے۔ اس زلزلہ سے ایک قصبہ تو قریباً سطح زمین سے ہموار ہو گیا ہے۔ صرف چار یا پانچ مکان سلامت ہیں۔

(روزنامہ مسلم ورلڈ ۳۱ دسمبر ۱۹۸۳ء صفحہ ۸۔ مؤتمر کا ہفتہ وار رسالہ)

دعائے مغفرت

ہمارے بہت ہی پیارے خادم دین مکرم خیب عبد السبحان ناصر صدیقی صاحب مورخہ ۵ جنوری ۱۹۸۴ء بوقت رات ۸ بجے بقضائے الٰہی انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

موصوف قریباً بیس سال تک مسجد احمدیہ حسین آگاہی ملتان میں بطور خادم مسجد و سیکرٹری مال حلقہ شہر خدماتِ سلسلہ انجام دیتے رہے۔ مرحوم کو خدا تعالیٰ نے شعر و سخن کی نعمت سے بھی نوازا تھا۔ بے حد تبلیغ کا شوق تھا اور بہترین داعی الی اللہ تھے۔ رات دن مہمانوں کی خدمت میں مصروف رہتا باوجود سماعت سے محروم ہونے کے اپنے فرائض کما حقہ ادا کرتے رہے۔ بات سمجھنے کا خاطر اپنے ہاتھ پر انگلی سے لکھوایا کرتے تھے اور بہت آسانی اور عمدگی سے بات سمجھ جاتے تھے۔ ان کی نماز جنازہ مسجد حسین آگاہی ملتان میں مکرم جناب انیس الرحمان صاحب مربی سلسلہ نے نماز جمعہ کے بعد پڑھائی جس میں دوستوں کی کثیر تعداد شامل ہوئی۔

موصی ہونے کی وجہ سے جنازہ ربوہ لایا گیا۔ ۷ جنوری بروز ہفتہ فجر کی نماز کے بعد ازراہِ شفقت حضور ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ ان کی خدمات قبول فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے اور اپنا قرب نصیب کرے۔ آمین!

(ڈاکٹر قاضی طاہر اسماعیل قائد ضلع ملتان)

میرے والد مکرم رانا عبد الجبار خان پنشنر پٹواری دار الرحمت شرقی ربوہ ابن چوہدری غلام قادر خان آف لنگڑوعہ ضلع جالندھر یکے از اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بقضائے الٰہی مورخہ ۳ جنوری ۱۹۸۴ء بعمر ۷۶ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

اسی روز بعد نماز عشاء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور لواحقین سے تعزیت فرمائی اور شرف مصافحہ بخشا۔ بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید نے دعا کرائی۔

والد صاحب مرحوم بہت مخلص متقی پرہیزگار پابند صوم صلوٰۃ اور دعا گو بزرگ تھے۔ اپنی زندگی میں ہی حصہ جائیداد ادا کر دیا تھا۔ اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ ۴ لڑکے اور تین لڑکیاں متعدد پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

ایک لڑکا اور ایک لڑکی کے علاوہ باقی سب شادی شدہ ہیں۔ ایک لڑکا عزیز جعفر احمد مغربی جرمنی میں مقیم ہے جو کہ وفات پر پہنچ نہیں سکا۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور اپنے فضل سے اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

(رانا عبد الغفار خان سیکرٹری مال سرگودھا شہر)

قائدین کرام خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

قائدین کرام خدام الاحمدیہ سال رواں کی تجنید بھجواتے وقت مندرجہ ذیل امور کا خاص خیال رکھیں۔

۱۔ پندرہ سے چالیس سال کا ہر احمدی مرد اس تجنید میں شامل ہو۔

۲۔ تجنید فارم کے اندراجات کو مکمل کیا جائے۔

۳۔ کسی خادم کے آنے یا جانے کی اطلاع فوراً مرکز کو کی جائے۔

۴۔ تجنید کا ریکارڈ مکمل ہو۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر ہسی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں

مسل ۲۵۳۸۷

میں طاہر احمد ولد فضل احمد صاحب قوم گھمن پیشہ کاشت کاری عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۵ - احمد احمد آباد ضلع بدین بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۱-۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ کی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔
میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد۔ طاہر احمد ولد فضل احمد صاحب چک ۵ احمد آباد ۵/ گولارچی ضلع بدین
گواہ شد۔ محمد جمال ولد محمد اسمٰعیل صاحب انسپکٹر بیت المال
گواہ شد۔ فضل احمد ولد احمد دین صاحب چک نمبر ۵۔ احمد آباد ضلع بدین
وصیت ۱-۶-۸۳

مسل ۲۵۳۸۸

میں شاہدہ نسیم صاحبہ زوجہ محمد ثناء اللہ صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیلے ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۷-۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔
۱۔ گانی وزنی ۱½ تولہ
۲۔ کانٹے جوڑی وزنی ½ تولہ
۳۔ لاکٹ طلائی وزنی ½ تولہ
۴۔ انگوٹھیاں ۳ عدد چھلہ ایک عدد وزنی ایک تولہ
۵۔ بالیاں ۲ عدد ½ تولہ کل زیورات طلائی وزنی پانچ تولہ مالیتی دس ہزار روپے ۶۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۸۰۰۰ روپے ۷۔ گھڑی کلائی مالیتی -/۲۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ سات سو روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔
میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ۔ شاہدہ نسیم معرفت محمد ثناء اللہ صاحب بمقام کیلے ۵/ خاص ضلع شیخوپورہ
گواہ شد۔ غوث محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کیلے ضلع شیخوپورہ
گواہ شد۔ محمد ثناء اللہ صاحب خاوند موصیہ

مسل ۲۵۳۸۹

میں خیر الدین ولد میراں بخش صاحب قوم آرائیں پیشہ بے کار عمر ۸۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۴ R.B ساہوالہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۲-۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ایک لاکھ چالیس ہزار روپے میں فروخت ہو چکی ہے میں نے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کے بعد باقی رقم ورثاء میں تقسیم کر دی ہے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔
میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد۔ رانا عبد الرشید خان صاحب ولد رانا عبد الحمید خان صاحب ککی نو ضلع جھنگ
گواہ شد۔ ماسٹر عبد العزیز صاحب ولد فیض بخش خان صاحب صدر جماعت احمدیہ ککی نو ضلع جھنگ
گواہ شد۔ نذیر احمد ولد رانا بدر بخش خان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ککی نو ضلع جھنگ

مسل ۲۵۳۹۱

میں منصورہ حلیم بیوہ میاں عبد الحلیم صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۴۹۳ سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۸-۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ حق مہر مبلغ پانچ ہزار -/۵۰۰۰ روپے۔ ۲۔ اکیس ۲۱ تولے زیور طلائی مالیتی -/۵۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۲۵ روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔
میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ۔ منصورہ حلیم بیوہ میاں عبد الحلیم صاحب
۴۹۳ سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا
گواہ شد نمبر ۱ میاں عبد الماجد رحمانی صاحب ولد میاں عبد الرحمٰن صاحب
۴۹۳ سٹلائٹ سرگودھا
گواہ شد نمبر ۲ محمد دین انور صاحب سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ سرگودھا

مسل ۲۵۳۹۰

میں عبد الرشید خان صاحب ولد حاجی عبد الحمید خان صاحب قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن ککی نو ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۸-۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔
۱۔ پندرہ ایکڑ زمین واقع چک ۲ D.B مالیتی پچاس ہزار روپے جس کا سودا پچاس ہزار روپے میں ہو چکا ہے اس میں سے دس ہزار روپے گورنمنٹ کو ادا کرنے ہیں۔ اگر سودا نہ ہوا تو زمین کی قیمت جو بھی ہو گی ادا کی جائے گی زمین غیر آباد ہے لڑکوں کی آمد پر گزارہ ہے۔
۲۔ پلاٹ ۹ مرلہ واقع دارالیمن غربی ربوہ مالیتی پانچ ہزار روپے ۳۔ گھڑی مالیتی -/۲۰۰ روپے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد۔ رانا عبد الرشید خان صاحب ولد رانا عبد الحمید خان صاحب ککی نو ضلع جھنگ
گواہ شد۔ ماسٹر عبد العزیز صاحب ولد فیض بخش خان صاحب صدر جماعت احمدیہ ککی نو ضلع جھنگ
گواہ شد۔ نذیر احمد ولد رانا بدر بخش خان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ککی نو ضلع جھنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چونیاں کی نواحی بستی میں ۷ افراد پراسرار طور پر ہلاک

۳۵ بیہوش

دہشت زدہ لوگ گھروں سے نکل کر کھلے میدان میں آ گئے

پوری بستی ان کی زد میں خالی ہو گئی سہمے ہوئے افراد رات اعیاد میں مصروف تھے

پولیس اور مقامی حکام کو بھی بستی میں جانے کی ہمت نہیں یہ جنات کی کارروائی ہے (عاملوں کا دعویٰ)

(رپورٹ قمر احسن شیرازی)

چونیاں ۱۰ جنوری۔ چونیاں سے تین کلومیٹر دور واقع ایک آبادی بستی بابا شیخ علم دین میں ۷ افراد پراسرار طور پر جاں بحق اور ۳۵ بے ہوش ہو گئے جاں بحق اور بے ہوش ہونے والے افراد کے ہاتھ پاؤں مڑ گئے اور منہ سے جھاگ بہنے لگا۔ طبی ماہرین نے اس واقعہ کے بارے میں ابھی تک کوئی رائے قائم نہیں کی۔ البتہ علاقہ کے لوگ اس واقعہ کو جنات کی کارروائی قرار دے رہے ہیں ساری بستی پر اس وقت خوف اور دہشت چھائی ہوئی ہے۔

مساجد میں لاؤڈ سپیکروں پر اعلانات کے ذریعہ دوسرے علاقوں کے لوگوں کو بستی کی طرف جانے سے روک دیا گیا ہے۔ ساری بستی خالی ہو چکی ہے اور بستی کے سوگوار لوگ شدید سردی کے باوجود بستی کے باہر کھلے میدان میں جنات اور روحوں میں مصروف ہیں اور پولیس اور مقامی حکام کو بھی آسیب زدہ بستی میں جانے کی ہمت نہیں ہوئی اس واقعہ کی اطلاع جنگل کی آگ کی طرح آس پاس کے علاقوں میں پھیل گئی اور بستی کے لوگوں کو جنات کے شر سے نجات دلانے کے لئے عامل وہاں پہنچنا شروع ہو گئے ہیں ۷ افراد کی پراسرار ہلاکت کی تفصیلات یوں بیان کی گئی ہیں کہ گزشتہ روز علی الصبح ۴ بجے کے قریب ایک ہی گھر کے چار بچے شکیل، ذوالفقار، یاور اور شگفتہ سردی سے بچنے کے لئے گھر کے صحن میں لکڑیاں جلا کر آگ تاپ رہے تھے کہ چاروں اچانک بیہوش ہو کر گر پڑے۔ ان کے ہاتھ پاؤں مڑ گئے اور منہ سے جھاگ بہنے لگا۔ دیکھتے ہی دیکھتے ذوالفقار اور شکیل ہلاک ہو گئے جبکہ شگفتہ اور یاور کو تھوڑی دیر بعد ہوش آ گیا اور وہ ٹھیک ہو گئے۔

دو تین بچوں کی اس طرح پراسرار موت کی اطلاع آس پاس کے لوگوں کے علاوہ بچوں کے رشتہ داروں کو بھی ہو گئی اور بچوں کے جنازوں میں شرکت کے لئے لوگ پہنچنا شروع ہو گئے جن میں موضع اولکھ جونگہ سے آنے والے رشتہ دار بھی شامل تھے۔ بعد ازاں دوپہر جب مرنے والے بچوں کو قبرستان میں دفن کر کے جنازوں میں شریک لوگ واپس بستی میں پہنچے تو ۴۲ افراد جن میں بچے بچیاں مرد اور عورتیں شامل تھے یک لخت بے ہوش ہو گئے سب کے ہاتھ پاؤں مڑ گئے۔ اور منہ سے جھاگ بہنے لگا۔ بہت سے لوگ بے ہوش ہونے والے افراد کو اٹھا کر مزار حضرت بابا شیخ علم دین پر لے گئے۔ جہاں پانچ افراد نذیراں بنت تاجی مراد، کوثر بی بی، کالا اور زرینہ بی بی ہلاک ہو گئے جبکہ ۳۵ افراد کو تھوڑی دیر بعد ہوش آ گیا اور وہ ٹھیک ہو گئے۔ ہلاک ہونے والے پانچ افراد کے جنازے آج جب ایک ساتھ اٹھائے تو علاقے میں کہرام مچ گیا۔ اس واقعہ سے پورے علاقہ میں وحشت پھیل گئی ہے اور پوری بستی پر خوف طاری ہے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ بستی بابا علم دین جس جگہ آباد ہے۔ اس جگہ قیام پاکستان سے قبل ہندوؤں اور سکھوں کے مرگھٹ ہوا کرتے تھے۔ لوگوں کی اپیل پر عامل علاقے میں پہنچنا شروع ہو گئے ہیں تاکہ بستی کے لوگوں کو جنات سے نجات دلا سکیں۔ ان میں ایک عامل اب بھی ہے جو کسی سے بات نہیں کرتا اس نے اپنی کلائی پر لوہا پہن رکھا ہے۔ جن گھروں کے بچے ہلاک ہوئے ہیں ان میں آگ جلتی ہوئی نظر آ رہی ہے لیکن ان گھروں میں کوئی فرد موجود نہیں۔ بستی بابا علم دین کے علاوہ آس پاس کی آبادیوں کے لوگ بھی اس واقعہ سے خوفزدہ ہو گئے ہیں۔ خوف کے مارے کوئی شخص بستی کی طرف نہیں جا رہا اور پولیس یا انتظامیہ کی کسی ٹیم کو ابھی تک بستی میں جا کر حقائق اور صورتحال معلوم کرنے کی ہمت نہیں ہوئی

(روزنامہ امروز ۱۱ جنوری ۱۹۸۴ء)

ضلع جھنگ کے سابق فوجیوں کا سالانہ اجلاس

یکم جنوری ۱۹۸۴ء کو ۱۱ بجے قبل دوپہر جناح ہال ڈسٹرکٹ کونسل جھنگ میں زیر صدارت محترم رفعت نواز پیرزادہ صاحب ڈپٹی کمشنر و صدر ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ جھنگ ایکس سروس مین ضلع جھنگ کا سالانہ اجلاس منعقد ہوا جس میں ضلع کے جملہ ویلفیئر آفیسرز کے علاوہ ضلع کے تمام محکموں کے سربراہوں نے شرکت فرمائی۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم محمد امیر صاحب سیکرٹری ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ ضلع جھنگ نے گزشتہ سال ۱۹۸۳ء کے دوران ایکس سروسمین کی فلاح و بہبود کے سلسلہ میں کی جانے والی مساعی پر روشنی ڈالی۔ نیز ان رعایات کا ذکر فرمایا جو حال ہی میں گورنمنٹ پاکستان کی طرف سے سابق فوجیوں کو دی گئی ہیں۔ بعد میں آپ نے نئی تجاویز بھی پیش کیں۔

آپ نے بتایا گزشتہ سال حسن کارکردگی کی بنا پر منسٹری آف ڈیفنس پاکستان کی طرف سے سیکرٹری بورڈ کو سند خوشنودی عطا کی گئی اور جشن جھنگ کے موقعہ پر ڈسٹرکٹ کونسل ضلع جھنگ کی طرف سے بھی انہیں سند خوشنودی اور ڈیڑھ ہزار روپیہ بطور انعام دیا گیا۔

آخر میں جناب ڈپٹی کمشنر صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ایکس سروس مین کی ششماہی اور سالانہ میٹنگوں میں ہم سب مل بیٹھتے ہیں تو ہماری کوشش ہوتی ہے کہ پیش آمدہ مشکلات کو ضلعی سطح پر حل کر سکیں۔ اسی لئے آج کے اجلاس میں پیش کی جانے والی مشکلات کو بھی ہم حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور انشاء اللہ ٹیم ورک کے نتیجہ میں ہم اس کوشش میں کامیاب ہو جائیں گے۔ آپ نے فرمایا ترقی پذیر ممالک میں جہاں ضروریات زیادہ ہوتی ہیں وہاں فنڈز کی بھی کمی ہوتی ہے۔ اسی لئے حکومت کے علاوہ عوام کو بھی فنڈز مہیا کرنے میں حصہ لینا پڑتا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ اپنی اپنی جگہ آپ حسب سابق اس سلسلہ میں بھی کوشش کریں گے۔

محترم ڈپٹی کمشنر صاحب نے دوران سال آرمی ویلفیئر آفیسرز کے کام پر خوشنودی کا اظہار فرمایا اور یقین دلایا کہ حسب سابق ہم سب کا تعاون آپ کے شامل حال رہے گا۔ آپ لوگوں نے آڑے وقت میں قوم و ملک کی خدمت کی ہے اور ہمیں امید ہے کہ آئندہ بھی ضرورت پڑنے پر آپ اپنی جانیں پیش کر دیں گے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم آپ کی مشکلات کو دور کرنے میں ہر ممکن کوشش کریں۔

اجلاس کے دوران تمام حاضرین کی چائے اور بسکٹوں سے تواضع کی گئی۔ (نامہ نگار)

ایک اندوہناک حادثہ

میرے برادر نسبتی چوہدری بشیر احمد صاحب آف لاہور اپنے بچوں کے ہمراہ اپنی کار پر جلسہ سالانہ کے اختتام پر ۲۸ دسمبر ۱۹۸۳ء کو ربوہ سے جا رہے تھے۔ لاہور جاتے ہوئے ۸ بجے شب پنڈی بھٹیاں کے قریب ان کی کار ایک ٹرالی سے ٹکرانے کے نتیجہ میں حادثہ کا شکار ہو گئی۔ جس کے نتیجہ میں بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب، ان کی لڑکی عمر ۱½ سال اور دو بہنیں عمر ۲۳ سال اور ۲۰ سال جاں بحق ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! اور چوہدری بشیر احمد صاحب شدید زخمی ہو گئے۔ اس وقت لاہور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ حالت قدرے بہتر ہوئی ہے تاہم خطرہ سے باہر نہیں ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کریں اور چوہدری بشیر احمد صاحب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔ خدا تعالیٰ پسماندگان کو اس اندوہناک حادثہ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے حالات سے اپنے فضل سے سایۂ عاطفت میں رکھے اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ (ڈاکٹر بشیر احمد ہومیو۔ پیلز کالونی نمبر ۲ فیصل آباد)